کرنیں

مدیر کے قلم سے

وفاق المدارس اور دینی مدارس کنونشن

وفاق المدارس العربیہ ۱۵ مئی ۲۰۰۵ء بروز اتوار ''کنونشن سنٹر اسلام آباد'' میں ملک گیر سطح پر ''دینی مدارس کنونشن'' منعقد کر رہا ہے۔ اس تقریب میں ۱۴۲۴ھ۔۱۴۲۵ھ میں وفاق کے سالانہ امتحانات میں ملکی سطح پر اول' دوم' سوم آنے والے طلبہ وطالبات کو تحقیقی کتب اور نقد انعامات دیئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے وفاق المدارس اس وقت اہل حق کا ایک ایسا قابل رشک ادارہ ہے جس میں مخالفین اور حاسدین کی بڑی کوششوں کے باوجود اب تک کوئی دراڑ نہیں پڑسکی' گیارہ ستمبر کے بعد ''پلٹا کلچر'' نے ہماری دیرینہ اور آبرومندانہ قومی پالیسی کی جو تعمیر ڈھائی اس کے ملبے میں بڑے مضبوط نظریات کے حامل ادارے اور جماعتیں دب کر رہ گئیں' بڑے بڑوں نے اپنی پالیسیاں بدلیں...... مجاہدین کے ساتھ چند لمحوں کی رفاقت کو زندگی کا مایہ سمجھنے والے ان کے نام لینے سے بھی کترانے لگے' دیس غزنوی کے بدلتے تیور ہواؤں نے کالے عمامے اڑائے اور عزیمتوں کی تاریخ مرتب کرنے والے رخصتوں کے قصر میں نشیمن ہونے لگے

خوف وہیبت کی اس فضا میں ہر حساس مسلمان کو دینی مدارس کی فکر تھی اور کہا جا رہا تھا کہ سقوط طالبان کے بعد ''سقوط مدارس'' کا مرحلہ دشمنوں کی منزل ہے' مدارس کا نصاب' نظام' اثر ورسوخ ہر پہلو حملوں کی زد میں آیا...... لیکن الحمدللہ ''وفاق المدارس'' نے اس تندی بادی مخالف میں چراغ جلائے رکھا۔ اس کا بڑا ظاہری سبب یہ تھا کہ وفاق کی قیادت ایک ایسے اللہ والے بزرگ کے ہاتھ میں ہے جو نصف شب سے طلوع سحر تک اپنے رب کی بارگاہ میں گڑگڑاتے اور ان اداروں کی بقاء اور ترقی کیلئے دعائیں کرتے ہیں' جو علانیہ اور خفیہ پیشکشوں کو ایک لحہ توقف کیے بغیر ٹھکرا دیتے ہیں جنھیں مادر علمی دار العلوم دیوبند کی روشن شخصیات سے براہ راست استفادے کا موقع ملا' قیادت کے قحط الرجال کے اس دور میں یہ اسلامیان پاکستان کی خوش قسمتی ہے کہ یہاں کے دینی مدارس کو ایک مخلصانہ اور مدبرانہ قیادت میسر ہے۔

حضرت مفتی محمود صاحب کی وفات کے بعد ۳۰ نومبر ۱۹۸۰ء کو شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ ناظم اعلیٰ بنے ۱۹۸۸ء میں وہ وفاق کے صدر بنے اور تا حال وہ اسی عہدے پر ہیں' شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ چونکہ سیاسی الجھنوں سے آزاد خالص میدان تعلیم کے آدمی ہیں اور تعلیم وتربیت اور نظم ونسق کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں' اس لیے اس تعلیمی بورڈ کی ترقی اور از سر نو اسے منظم کرنے میں انہوں نے زبردست محنت کی' ان کی بار آور محنت اور اخلاص وللہیت کا نتیجہ ہے کہ ۱۴۲۵ھ میں وفاق المدارس کے تحت چھ سو امتحانی مراکز میں تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔ وفاق المدارس کے روبہ ترقی اور نزاع سے محفوظ رہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ ایک خالص دینی تعلیمی ادارہ ہے اور سیاسی جھمیلوں سے اس کو دور رکھا گیا ہے' کسی تعلیمی ادارے میں جب سیاسی آلائشیں در آتی ہیں تو اس کے بنیادی مقاصد متاثر ہونے لگتے ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ہیں' مولانا بڑی صلاحیتوں کے مالک ہیں' گفتگو کے فن پر انہیں عبور ہے اور دلائل کے زور سے وہ اپنی بات سامعین سے منوالینے کا گر جانتے ہیں۔ میں نے کئی تقریبات میں دینی مدارس کا موثر دفاع کرتے ہوئے انہیں سنا' وہ دینی مدارس کا مقدمہ ایک ماہر اور کامیاب وکیل کی طرح سامنے لاتے ہیں اور فریق مخالف تک کو اپنی سوچ کے زاویے بدلنے پر مجبور کر دیتے ہیں...... گذشتہ سال کراچی کے ایوان صنعت وتجارت میں ''مدرسہ ایجوکیشن'' کے موضوع پر ایک سیمینار تھا' مقررین میں اکثر انگریزی میں تقریریں کر رہے تھے' ماحول وہی تھا جو اس طرح کے ایوانوں کا ہوتا ہے مجھے خدشہ تھا کہ ''پڑھے لکھے'' لوگوں کے اس طبقے میں شاید مولانا صاحب کی تقریر جچے گی نہیں لیکن جب انہوں نے بولنا شروع کیا تو پورے ایوان پر چھا گئے اور ہال تالیوں سے گونج اٹھا' منتظمین کا کہنا تھا کہ ان کی تقریر سیمینار کی موثر ترین تقریر تھی۔ جو سب سے زیادہ دلچسپی سے سنی گئی۔

۱۵ مئی ۲۰۰۵ء کو ہونے والے دینی مدارس کنونشن کے بارے میں بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس طرح کی تقریبات اور کنونشنز دینی مدارس کے خاموش تعلیمی انقلاب کے مزاج سے کچھ زیادہ لگا نہیں کھاتیں کہ اسے نمود ونمائش کے مواقع پروان چڑھنے لگتے ہیں جو ہمیشہ ٹھوس بنیادوں کو کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک نقطہ نظر ہے۔ تاہم وفاق کی مجلس عاملہ اور منتظمین نے جو فیصلہ کیا ہے' اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دینی مدارس کے خلاف ہونے والے پروپیگنڈہ کا کچھ نہ کچھ سد باب ہو سکے' مدارس کی خدمات سامنے لائی جاسکیں' وہاں کے نظام تعلیم وتربیت سے قوم کو آگاہ کیا جاسکے اور جو طبقہ کنونشنز اور کانفرنسوں کے آئینے میں کسی چیز کے معیار دیکھنے کا عادی ہے اس کے لیے یہ موقع فراہم ہو سکے ☆☆☆